از افادات شاہ عبدالعزیز محدث دھلوی
ترجمہ و تلخیص مولانا عبدالحمید سواتی

کائنات میں جانداروں کی تخلیق

یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ عالم میں جاندار اشیاء کا تخلیق کیا جانا حکمت کے نقطہ نظر سے ضروری ہے۔ اس لئے کہ اگر عالم جاندار چیزوں سے خالی ہو تو فعل اختیاری کی کوئی صورت نہیں رہتی یعنی جاندار اشیاء کے بغیر افعال اختیاریہ ممکن نہیں اور اگر عالم میں افعال اختیاریہ نہ ہوں تو اس میں کسی رونق یا خوبی اور کمال کا وجود نہیں ہو سکتا اور نہ اختیار اور ارادہ کے مظاہر متحقق ہو سکتے ہیں۔ اسی طرح شعور اور ادراک کا مظہر بھی جانداروں کے بغیر متصور نہیں ہو سکتا۔ اور اگر جاندار موجود نہ ہوں تو علم کی صفت لازماً بغیر مظہر کے رہ جائے گی (اہل حکمت بالاتفاق تسلیم کرتے ہیں کہ صفات کے مظاہر کا پایا جانا ضروری ہے)

جانداروں سے فعل اختیاری کا صادر ہونا بغیر خواہش اور نفرت کے متصور نہیں ہو سکتا۔ اس لئے خواہش اور نفرت کا جانداروں میں پایا جانا ضروری ہے اور کسی چیز کی طرف خواہش کا ہونا یا کسی چیز سے نفرت کرنا اس کے بغیر نہیں ہو سکتا کہ اس چیز کا حسن (خوبی) اور قبح (برائی) دریافت کر لیا جائے۔ پس جانداروں میں جزوی اشیاء کے متعلق شعور ادراک کا پیدا کرنا ضروری ٹھہرا اور چونکہ جزوی امور کا ادراک و شعور مکمل طور پر نیز ہر ہر چیز کا ادراک زندگی کے تھوڑے سے عرصے میں ممکن نہیں اس لئے جانداروں کو شعور ادراک کلی کا دیا جانا بھی ضروری ہوا۔ جس سے کہ ہزاروں چیزوں کا حسن و قبح معلوم کیا جا سکے۔ چنانچہ قدرت نے خواہش اور نفرت کے لئے جانداروں میں قوت شہوانیہ اور قوت غضبیہ اور جزئیات کی دریافت کے لئے قوت وھمیہ اور خیال معان کے آلات یعنی حواس خمسہ پیدا کئے ہیں اور شعور و ادراک کلی کے لیے روح کو وجود بخشا اور اس میں قوت عقلیہ رکھی۔ غرض ہر جاندار میں قوت شہوانیہ، قوت غضبیہ، وہم خیال اور عقل کا پایا جانا ناگزیر ہوا۔ جاندار اپنی ترکیب (بناوٹ اور پیدائش) کے لحاظ سے چار اقسام ہیں۔ وہ جاندار جن کی قوت عقلیہ وہم، خیال، شہوت اور غضب کی قوت پر اس حد تک غالب ہو کہ ان کا اثر ان کی قوت عقلیہ پر ظاہر نہ ہو، اور یہ سب قوت عقلیہ کے سامنے اس طرح بے بس ہوں جیسے میت غسال کے ہاتھ میں اور یہ مکمل طور پر اس کے زیر فرمان اور مطیع ہوں۔ جانداروں کی اس قسم کو "فرشتہ" کہتے ہیں اور "روحانیات" بھی اس کا نام ہے۔ اسے ہندی زبانوں میں "دیوتا" فارسی میں "سروش" عربی میں "ملائکہ و روح" اور کبھی "ملکوت" سے بھی تعبیر کرتے ہیں۔ یہ ہر طرح کی خطا اور گناہ سے بالکل معصوم اور پاک ہوتے ہیں۔ کھانے پینے اور جماع وغیرہ کی انہیں بالکل احتیاج نہیں ہوتی۔ اس کے علاوہ ان میں دوسری خسیس باتیں بھی نہیں ہوتیں۔ ان کو افعال اختیاریہ سرانجام دینے کے لئے ایسے اجسام دیئے گئے ہیں جو انحلال اور انفکاک قبول نہیں کرتے۔ نہ وہ صدمات کا شکار ہوتے ہیں اور نہ ان میں خلل واقع ہوتا ہے ان میں ہر طرح سے قوت عقلیہ کا غلبہ ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ وہم اور خیال سے پوری طرح کام

لے سکتے ہیں اور ان کے لئے ممکن ہے کہ یہ اپنے آپ کو ہر صورت میں ظاہر کریں اور ہر معنی کے رنگ میں رنگ لیں اور اشکال مختلفہ میں نمودار ہو سکیں۔

ان میں سے سب سے اعلیٰ و اشرف قسم " حملتہ العرش " کی ہے۔ اس کے بعد " حافین حول العرش " کی، اس کے بعد " ملائکہ کرسی " کا درجہ ہے پھر ساتوں آسمانوں کے فرشتے درجہ بدرجہ شرف فضیلت رکھتے ہیں۔ پھر ان کے بعد طبقہ " کرہ برو " کے فرشتے۔ پھر " کرہ نسیم " کے فرشتے، پھر کرہ بخار (بھاپ) کے فرشتے ہیں۔ " طبقہ زمہریر " کے فرشتے جو بارش اتارنے۔ بادلوں کو ادھر ادھر چلانے اور رعد و برق پر مقرر ہیں۔ اس کے بعد وہ ملائکہ جو یہاں (پہاڑوں، اور بحار (سمندروں) پر مقرر ہیں۔ ان کے بعد درجہ ہے " ملائکہ سفلیہ " کا جو اجسام بناتیہ " اجسام حیوانیہ " میں تصرف کرنے پر مامور ہیں۔

جانداروں کی دوسری قسم وہ ہے جن میں قوت وہم اور قوت خیالی ان کی عقل پر غالب ہو نیز ان میں وہم اور خیال ان کی شہوت اور غضب کی قوت پر اس حد تک غالب ہو کہ ان کی عقل اور شہوت و غضب فعل اختیاری سر انجام دینے کے لئے وہم اور خیال کے ہی تابع ہوں۔

جانداروں کی اس قسم کا بدن (جسم) اجزائے ناری اور ہوائی کے خلاصہ سے بنتا ہے۔ جس کو قرآن کریم میں " مارج من نار " یعنی آگ کے شعلہ سے موسوم کیا گیا ہے اور دوسری جگہ " من نارالسموم " یعنی آگ کی تپش اور گرمی سے موسوم کیا گیا ہے۔ جانداروں کی اس قسم کا یہ بدن (جو ہوا اور نار کے خلاصہ سے متشکل ہوتا ہے) ایسا ہی ہے جیسے انسان میں روح ہوائی پائی جاتی ہے جو کہ قلب میں پیدا ہوتی ہے۔ انسان کی روح ہوائی اور جانداروں کی اس قسم کے بدن میں فرق یہ ہے کہ انسان کی روح ہوائی ان عناصر کے خلاصہ سے بنتی ہے جو اس کی غذا میں صرف ہوتے ہیں اور ان کا جسم محض آگ اور ہوا سے بنتا ہے۔ ان کا نسمہ بھی جو انسان کی روح ہوائی کی طرح ہوتا ہے اس طرح کے لطیف مادہ سے پیدا ہوتا ہے اور ان کے اجسام کے ساتھ اختلاط و اتحاد پیدا کر کے دودھ اور پانی کی طرح ہم رنگ ہو جاتا ہے اسی وجہ سے ان کی قوت وہم خیال ان کے بدن کو نسمہ کی طرح مختلف شکلوں میں تبدیل کر سکتی ہے۔ جیسا کہ انسان کے نسمہ میں خوف و فزع یا سرور و نشاط کی حالت میں تغیر پیدا ہو جاتا ہے البتہ یہ بات ضرور ہے کہ کبھی تو یہ اپنے اسی بدن پر اکتفا کرتے ہیں۔ اسی کے ساتھ تصرف کرتے ہیں۔ انسانوں کے باریک مساموں میں گھس جاتے ہیں۔ تنگ جگہوں میں داخل ہو جاتے اور اندر باہر آتے رہتے ہیں۔ کبھی یہ قوت وہم اور خیال کے ذریعہ کثیف جسم کو اپنے لئے مناسب خیال کرتے ہیں۔ مختلف اشکال میں متشکل ہوتے ہیں اور معانی مختلفہ سے متکیف ہو کر حسن و قبح یا انس دوحشت کی صورت میں ظہور کرتے ہیں۔ اسی وجہ سے اکثر ان کا جسم نظر نہیں آتا۔ جس طرح ہوا آگ اور شعاع کا جسم نظر نہیں آتا۔ علاوہ ازیں یہ اپنے وہم اور خیال کی وجہ سے مشکل اور بھاری بوجھل قسم کے کام کر سکتے ہیں جیسا کہ تند ہوا بڑے بڑے درختوں کو اکھاڑ پھینکتی ہے۔

جانداروں کی یہ قسم کھانے پینے جماع اور دیگر خسیس باتوں کی محتاج ہوتی ہے اور یہ سب باتیں ان میں

پائی جاتی ہیں۔ جانداروں کی اس قسم کو "جن" کہتے ہیں اور ہندی میں "دیوتا" کا لفظ اس قسم پر بھی مشتمل ہے۔ ایک جماعت ان میں سے ایسی ہے کہ ان کے افعال اختیاری اکثر برائی میں اور خلق خدا کو ضرر پہنچانے میں صرف ہوتے ہیں اس قسم کو "دینت دینت" کہتے ہیں اور عربی زبان میں ان میں سے اشرار کو "شیطان" اور غیر اشرار کو "جن" کہا جاتا ہے۔ فارسی میں اشرار کو "دیو" اور غیر اشرار کو "پری" کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ حدیث شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ جانداروں کی یہ قسم باہم بہت کچھ اختلاف رکھتی ہے۔ جیسا کہ حدیث میں آیا ہے کہ بعض ان میں سے ایسے ہیں جن کے پر ہوتے ہیں اور وہ ہوا کی طرح گردش کرتے ہیں۔ بعض سانپ اور کتوں کی شکل میں گشت کرتے ہیں ہے۔ بعض انسانی شکل اختیار کر کے خانہ داری میں لگ جاتے ہیں اور انسانوں کی طرح کوچ کرتے اور مقام اور رہائش اختیار کر لیتے ہیں۔ اور ان کی رہائش گاہیں اکثر ویران اور اجاڑ مقامات اور صحراو پہاڑ ہوتے ہیں۔

بہرحال یہ تمام صورتیں وہ ہیں جن کے ساتھ ان میں سے ہر ایک گروہ کچھ نہ کچھ خصوصیت یا مناسبت اور رغبت رکھتا ہے۔ ورنہ ان کے اصلی اجسام تو وہی ہیں جو اجزائے ناریہ اور ہوائیہ سے مل کر بنتے ہیں۔ جانداروں کی یہ قسم گویا ملائکہ اور حیوانات کے درمیان برزخ کا حکم رکھتی ہے۔ جیسا کہ وہم اور خیال کی قوتیں عقل اور طبیعت کے درمیان برزخ کی طرح ہیں۔ اسی لئے اس قسم میں دونوں کے احکام ثابت ہیں یعنی مختلف شکلوں میں متشکل ہونا اور تدبیرات کلیہ میں مصروف ہونا اور امور دقیقہ کے حسن و قبح کا شعور و فہم رکھنا کہ یہ چیز تو انہوں نے ملائکہ سے لی ہے اور ان کا مکلف ہونا بھی اسی وجہ سے ہے اور کھانا پینا جماع اور دیگر خواص تو انہوں نے حیوانات سے اخذ کئے ہیں اور ان میں یہ حیوانات کی طرح ہی شہوت اور غضب کے سامنے مغلوب ہوتی ہیں اور ان جنات کی عقل اور شہوت و غضب کی قوتیں وہم و خیال کے سامنے مغلوب ہوتی ہیں۔

تیسری قسم وہ جاندار ہیں، جن کی شہوت اور غضب ان کی عقل اور وہم و خیال پر اس طرح غالب اور مسلط ہو کہ ان کی عقل بالکل کالعدم ہو، اور وہم و خیال کی قوتیں شہوت و غضب کے زیر فرمان ہوں اس قسم کو "حیوان" کے نام سے موسوم کرتے ہیں ان کی بھی پھر مختلف قسمیں ہیں ان میں سے بعض وہ ہیں جن کی شہوت کی قوت غضب پر غالب ہوتی ہے اس قسم کو "بہیمہ" (جانور) کہتے ہیں اور اگر غضب کی قوت شہوت پر غالب ہو اسے "سبع" (درندہ) کہتے ہیں اور پھر یہ بہائم و سباع جس طرح عام چرندوں میں پائے جاتے ہیں، اسی طرح پرندوں اور حشرات (زمین کے کیڑے مکوڑوں) میں بھی پائے جاتے ہیں اور یہ چیز پورے غور و خوض کے بعد ظاہر ہوتی ہے۔ اسی بناء پر مکھی حشرات میں سے "بہیمہ" ہے اور مکڑی (عنکبوت) "سبع" ہے۔ علے ہذا القیاس دیگر جانداروں میں بھی یہ مشاہدہ کیا جا سکتا ہے۔

یہ تینوں اقسام (ملائکہ۔ جن۔ حیوان) جن کا ذکر ہوا ہے، بسائط ذی ارواح ہیں۔ تخلیق کے ابتدائی دور میں جب کہ پہلے پہل ارواح کا تعلق ابدان کے ساتھ ہوا، تو یہ اقسام ظاہر ہوئے۔ اللہ تعالے نے پہلی قسم (ملائکہ) کو آسمانوں کے قیام اور ان امور کی تدبیر کے لئے مختص کر دیا، جو عالم کی تنظیم و انتظام سے متعلق ہیں۔ اللہ تعالے

نے ان کے لئے وہ کام پسند فرمائے ہیں جن میں اسے خطاو نافرمانی سے عصمت و حفاظت منظور تھی۔

دوسری قسم (جن) کو جزوی افعال اختیاریہ کے صدور کے لئے مقرر کیا اور انہیں زمین، نباتات معاون اور حیوانات میں تصرف کرنے میں لگا دیا اور ان کے لئے ایسے ہی افعال مناسب تھے کیونکہ اس نوع کی ارواح میں نہ تو اس قدر غلاظت اور کثافت ہے جیسے کہ بہائم اور سباع کی ارواح میں اور نہ اس قدر صفائی اور لطافت ہے جیسے ملائکہ میں۔

اس نوع کے اجسام لا محالہ اجرام عنصریہ لطیفہ ہیں جو ہوا اور نار کے خلاصہ سے بنے ہوئے ہیں۔ لہذا ان کو ایسے ہی افعال جزئیہ اختیاریہ میں لگا دیا تاکہ یہ علوم و ادراکات کے حصول، سرعت نفوذ (ہر چیز میں جلدی گھس جانے) اور اسی طرح کی تیز و سریع حرکات میں ایک درمیانے درجہ میں ہوں۔ اور چونکہ ان کے ابدان و ارواح بالطبع ملائکہ کے قریب ہیں۔ لہذا اس نوع کے لئے یہ ممکن ہے کہ عالم ملکوت سے بعض امور غیبیہ کی تلقی کریں اور مجالس و محافل ملکوت ہیں جو کہ آسمانوں پر ہیں، حاضر ہوں۔ تیسری قسم (حیوان) محض اس نوع کی خدمت اور ان کی خواہش و نفرت کے اتباع کے لئے پیدا کی گئی ہے۔ گویا کہ حیوانات اس نوع کے لئے بمنزلہ ایک "کثیف" آلہ کے ہیں۔

چوتھی قسم (انسان) بمنزلہ "معجون مرکب" کے ہے ان تینوں قسموں کی اور اس کی عقل و ہم، خیال شہرت اور غضب کی قوتیں اعتدال کے قریب ہیں۔ زمین کی سلطنت اس کے حوالے کی گئی ہے۔ غلوم غیب بواسطہ ملائکہ اس نوع پر بالخصوص نازل کئے گئے ہیں اور حیوانات، نباتات معاون اس کے لئے مسخر کئے گئے ہیں تاکہ اس نوع کے ذریعہ "خلافت کبری" کا قیام وجود میں آنے اور وہ چیزیں جو بسیط ذی ارواح انواع (ملائکہ، جن، حیوان) سے پوری نہ ہو سکتی تھیں، وہ اس سے ظہور پذیر ہوں۔ اسی وجہ سے اس راز کا سراغ آسانی سے لگایا جا سکتا ہے کہ جنات کی تخلیق انسان سے مقدم کیوں ہوئی اور اسی سے انسان کے ساتھ ساتھ جنات کا مکلف ہونے کا راز بھی معلوم کیا جا سکتا ہے۔

چونکہ جنات ملائکہ کی سطح سفلانی سے تعلق رکھتے ہیں، اس لئے انسانی کمال و ترقی کی وہ راہ جو اس عالم سے تعلق رکھتی ہے، جنات اس میں درہم برہم کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور انسانوں کے اکثر افراد کو اسی سطح سفلانی میں گرفتار رکھتے ہیں، یہاں تک کہ انسانی مدارک اور ان کی ہمتیں اسی سطح میں محدود ہو کر رہ جاتی ہیں اور اس سطح سے اوپر اٹھنے کی ہمت ان میں کم ہو جاتی ہے چنانچہ بعض انسان ان جنات میں سے جو اعلی سطح کے افراد ہوتے ہیں ان کو اپنا معبود بنا لیتے ہیں اور بعض ان سے اپنی حاجات میں استعانت کرتے ہیں اور بعض ان سے آنے والے حوادثات کی معرفت معلوم کرتے ہیں اور اس طرح انواع و اسقام کے اعمال شرک اور اعتقادات باطلہ پیدا ہو جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ جاہل لوگ اس عالم (جنات) کو بلاواسطہ ذات حق سے پیدا ہونے والا سمجھتے ہیں۔ اور ان جنات کے لئے خدا کی بیٹیاں "بنات الہی" ہونے کا درجہ ثابت کرتے ہیں اور اگر ہندوؤں کے مذہب

مشرکین عرب اور دیگر کفار کے گروہوں کو بنظر تعمق دیکھا جائے، تو صریح طور پر معلوم ہو گا کہ ان لوگوں کا منبع علم اور مطمح ہمت اس سطح سفلانی سے آگے نہیں بڑھ سکا۔

انہی کی طرح بعض جاہل مسلمان بھی اسی گمراہی کے گڑھے میں گرے ہوئے ہیں اور اسی طرح وہ بھی جنات سے استعانت اور استعلام مغیبات (غیب کی خبریں معلوم) کرتے ہیں اور اس سلسلہ میں بہت سی مشرکانہ رسومات کا ارتکاب کرتے ہیں۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہوئی تو حکمت الٰہی میں یہ بات طے شدہ تھی کہ سب سے پہلے اس سطح کو توڑا جائے اور اس حائل شدہ رکاوٹ کو اٹھا دیا جائے، جو عالم غیب کی راہ میں سنگ گراں بنی ہوئی تھی۔ تاکہ ارواح بشری کی ترقی کی راہ صاف ہو اس لئے لازمی بات تھی کہ "شہاب" کے پھینکنے کا حکم ہو اور چونکہ ابلیس اور اس کے اتباع بالطبع ضلال و اضلال کے منصب پر فائز تھے اس لئے ان کو ذلت و نکبت لاحق ہوئی اور ان کے وہ تمام حیلے اور تزویرات جن کے ذریعہ کبھی تو وہ کاہنوں کی زبان پر مسجع کلام کی شکل میں باتیں القا کر کے اپنی غیب دانی ثابت کرتے تھے کبھی شعراء کے فکر و ذہن میں مداخلت کرتے ہوئے باریک مضامین سمجھاتے تھے اور کبھی اجسام و اصنام میں ہوا کی طرح پوشیدہ ہو کر عجیب و غریب قسم کی آوازیں پیدا کرتے تھے، یہ سب کے سب معطل اور بیکار کر دیئے گئے۔

ان ہی عجیب و غریب واقعات کی خبر جنات کی زبان سے دی گئی ہے۔ یہ واقعات خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی علامت تھے اور جنات ان واقعات کی خوب واقفیت رکھتے تھے۔ سورہ جن میں جہاں ان کے اقوال کی تفصیل جو درباہ تحسین ایمان اور تقبیح کفر و شرک ہے، دی گئی ہے اسی طرح اثبات توحید، جنات و شیاطین کے مکائد کے دفع کرنے اور بعثت محمدی اور نزول قرآن کی حقیقت کا بھی بیان ہے۔

بقیہ:۔ امریکہ کا معاشرہ

ہر پیدا ہونے والا بچہ صحیح فطرت پر پیدا ہوتا ہے اس کے ماں باپ اس کو یہودی بناتے ہیں، عیسائی بناتے ہیں یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔

اب یہ فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے کہ اپنی اولاد کو نئی نسل کو اور آنے والی مسلمان پود کو آپ نے مسلمان باقی رکھنا ہے یا عیسائی اور یہودی بنا دینا ہے اس فیصلہ کا اختیار آپ کے پاس ہے اور اس کی ذمہ داری بھی صرف آپ پر ہو گی محترم بزرگو اور دوستو! بس اس پیغام کے لئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں گذارشات شاید کچھ تلخ ہوں لیکن اسی قسم کی باتوں کا عادی ہوں "لوریاں" دینا نہیں جانتا ان گذارشات پر پوری توجہ اور سنجیدگی کے ساتھ غور فرمائیں اپنی اولاد کے مستقبل کا فکر کریں، اسے کفر کی آغوش میں جانے سے بچائیں اور وہ تمام ذرائع اختیار کریں جو یہاں مسلمانوں کی اگلی نسل کو مسلمان باقی رکھنے کے لئے ضروری ہوں اور اس کے ساتھ بارگاہ خداوندی میں دعا بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ سب کو اسلام اور مسلمانوں کے بہتر مستقبل کے لیے مخلصانہ کام کرنے کی توفیق سے نوازیں

اللھم صلی علی محمدن النبی الامتی و آلہ و اصحابہ و بارک وسلم